برطانیہ اور رؤیت ہلال

علامہ ساجد الہاشمی

برطانیہ کے مطلع پر اکثر بادل چھائے رہتے ہیں۔ بادلوں کے علاوہ کہر بھی جمی ہوتی ہے اس لئے یہاں ہلال کا انسانی آنکھوں سے نظر آنا اکثر ممکن نہیں ہوتا۔ اس لئے یہاں کے مسلمانوں کو قریب ترین اسلامی ملکوں (برطانیہ سے قریب ترین اسلامی ملک مراکش ہے) سے ہلال کے انسانی آنکھوں سے دیکھے جانے کی شہادت لینی چاہئے اور اس شہادت کی سچائی کو آبزرویٹری رپورٹس سے پرکھنا چاہئے۔ آبزرویٹری رپورٹ اگر چاند کے نظر آنے کی تصدیق کر دیں تو اس کو تسلیم کر لینا چاہئے۔ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ آبزرویٹری کی تائید اس لئے ضروری ہے کہ لوگ اس امر میں بہت زیادہ غیر محتاط ہو گئے ہیں۔ جھوٹی اور وہمی گواہیاں دیتے ہیں اور ان کو قبول بھی کر لیا جاتا ہے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی:

یہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ اسلام اور سائنس میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ اسلام دین فطرت ہے۔ لہٰذا ہر فطری چیز کو مثبت انداز سے استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس عروج کے دور میں اسلام اور سائنس وٹیکنالوجی میں ٹکراؤ اور الجھاؤ سمجھنا اور سمجھانا ہرگز دانشمندی نہیں ہے۔ عملاً تمام مسالک کے لوگوں نے سائنس اور ٹیکنالوجی کو قبول کر رکھا ہے۔ ہر جگہ، ہر مسجد میں بلکہ مسلمانوں کے ہر گھر میں جو سال بھر کے نمازوں کے اوقات کے چارٹس دستیاب ہیں یہ آبزرویٹری کی دی ہوئی معلومات پر بنتے ہیں۔ رمضان المبارک میں ہر اسلامی سینٹر، ادارہ اور مسجد جو سحری اور افطاری کا نظام الاوقات شائع کرتی ہے وہ جدید سائنس دانوں کی دی ہوئی معلومات پر بنتا ہے۔ کوئی بھی پڑھا لکھا انسان آج سائنس کی اہمیت کا انکار نہیں کر سکتا۔ آج ماہرین فلکیات سورج اور چاند کی تمام معلومات فراہم کرتے ہیں۔ تجربات اس حقیقت پر شاہد ہیں کہ ان کی دی ہوئی معلومات سیکنڈز تک صحیح ہوتی ہیں بلکہ اب تو سیکنڈز کی بھی تقسیم ہوگئی ہے۔ آبزرویٹری بتاتی

ہیں کہ کس وقت اور کس دن چاند کا نیا دور شروع ہوگا اور کس وقت اور کس دن چاند نظر آنے کے قابل ہوگا۔ آج کا معمولی پڑھا لکھا انسان بھی انٹرنیٹ سے یہ معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ نو جوانوں سے میری عاجزانہ التجا ہے کہ انہیں اس میدان میں آگے نکلنا چاہئے اور لوگوں کو بتانا چاہئے کہ کس دن اور کس وقت نئے مہینے کا چاند نظر آنے کے قابل ہوگا۔ عیدوں کے اختلاف کو حل کرنے میں یہ نو جوان اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

مندرجہ ذیل ویب سائٹس یہ معلومات فراہم کرتے ہیں۔

1. Royal Wbservatory Greenwich,

London, Se10 9NF

Tel: +44 020 83126533 Fax: +44 020 8312 6734

Astroline@nmm.ac.uk http//www.rog.nmm.ac.uk

2. http://www moonsighting.com/

3. http://www.ummah.org.uk/astronomy/

ان ویب سائٹس سے تمام متعلقہ لنک (Favourite Link) دستیاب ہیں۔

رؤیت ہلال اور توقیت:

اکابر امت نے چاند کی گواہی کو پرکھنے کے لئے علم توقیت کی معلومات کو استعمال کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان کے فرمودات اس ضمن میں بہت واضح ہیں۔

علامہ تقی الدین السبکی فرماتے ہیں:

وههنا صورةاخرى وهو ان يدل الحساب على عدم امكان رويته ويدرك ذلک بمقدمات قطعية ويكون فى غاية القرب من الشمس ففى هذه الحالة لا يمكن فرض رؤيتنا له حسا لانه يستحيل فلو اخبرنا به مخبر واحد او اكثر ممن يحتمل خبرة الكذب او الغلط فاذى يتجه قبول هذا الخبر وحمله على الكذب او الغلط ولو شهد به شاهدان لم تقبل شهادتهما لان الحساب قطعى والشهادة والخبر ظنيان والظن لا يعارض القطع فضلا عن ان يقدم عليه والبينة شرطها ان يكون ما شهدت به

ممکنا حسا وعقلا و شرعا. (فتاوی السبکی، العلامہ تقی الدین السبکی ۱: ۲۰۹)

ترجمہ: ہاں ایک دوسری صورت ہے۔ اگر حساب یہ بتائے کہ چاند کی رؤیت ممکن نہیں ہے اور یہ بات یقینی مقدمات سے معلوم ہو اور چاند سورج سے بہت زیادہ قریب ہو تو چاند کی رؤیت ماننا ممکن نہیں ہوگا۔ (ایسی صورت میں چاند کی رؤیت ماننا) محال ہوگا۔ ایسے حالات میں اگر کوئی ایک یا زیادہ شخص چاند کی رؤیت کی خبر دیں۔ پس کون سی چیز اس خبر کو قبول کرنے اور جھوٹ اور غلطی پر محمول نہ کرنے کی طرف متوجہ کرے گی؟ اگر دو گواہ چاند کو دیکھنے کی گواہی دیں تو اس وقت گواہوں کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی کیونکہ حساب یقینی ہوتا ہے اور گواہی اور خبر ظنی ہوتی ہیں۔ ظن یقین کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔ اس کو یقین پر فوقیت کس طرح دی جاسکتی ہے۔ گواہی کے سلسلہ میں وہی دلیل قبول کی جائے گی جس کو عقلی، حسی اور شرعی اعتبار سے قبول کرنا ممکن ہو۔

اکثر علماءِ اسلام نے صرف ماہرین فلکیات کی معلومات پر اسلامی مہینے کی ابتداء کرنے کی اجازت نہیں دی۔

تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

عمدة القاری	کتاب الصوم	داراحیاء التراث الاسلامی، بیروت، لبنان، ۱۰: ۲۸۷
فتح الباری	کتاب الصوم	دارالسلام ریاض، ۴: ۱۶۳
رد المحتار	کتاب الصوم	دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان ۳: ۳۵۴، ۳۵۵
مرقاة المفاتیح	کتاب الصوم	دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان ۴: ۴۰۳، ۴۰۵
شرح النووی	کتاب الصیام،	دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان ۷: ۱۶۶

تاہم اُسی دور کے بعد علماءِ اسلام نے حدیث پاک کے کلمات فاقدروا لہ کی تشریح فرماتے ہوئے ہیئت دانوں کے قول کے اعتبار کا مؤقف بھی اختیار کیا ہے۔

وقال ابو عمر فی الاستذکار :

وقد کان بعض کبار التابعین یذهب فی هذا الی اعتباره بالنجوم ومنازل القمر وطریق الحساب (عمدة القاری، کتاب الصوم، داراحیاء التراث الاسلامی، بیروت، لبنان ۱۰: ۲۸۷)

ترجمہ: ابوعمر نے الاستذکار میں ارشاد فرمایا:

(چاند کے پوشیدہ ہونے کی صورت میں) بعض جلیل القدر تابعین نے ستاروں، چاند کی منازل اور طریق حساب کا اعتبار کیا ہے۔

مفتی شریف الحق صاحب امجدی نے ارشاد فرمایا:

یہ (ہیئت دانوں کا رؤیت ہلال کا وقت نہ دینا) ۸۴ سال پہلے کی بات ہے۔ اس مدت میں مختلف تجربے، جدید خود کار آلاتِ رصدیہ اور حساب میں کمپیوٹر کی مدد سے رؤیت ہلال بھی دینے لگے ہیں جو سالہا سال کے تجربے سے صحیح اترے ہیں تو جس طرح اوقاتِ صلوٰۃ کے جانے کا مدار بھی رؤیت تھی مگر سالہا سال کے تجربات سے قواعد منضبط ہوئے جو تجربہ سے ہی صحیح ثابت ہوئے تو اس پر اعتماد باجماع مسلمین ہو رہا ہے۔

مجددِ اعظم امامِ اہل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

حساب تو قطعی تھا ہی جتنی بات کی طرف اسے راہ نہ تھی وہ مکرر رؤیت نے براہِ تجربہ بتا دیا اور اب تجربہ وحساب دو قطعیوں سے مل کر حکم قطعی ہمارے ہاتھ آ گیا۔ (درء القبح عن درک وقت الصبح، شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ)

اس لئے کوئی کہہ سکتا ہے کہ عہدِ رسالت میں بلکہ ۱۳۲۶ء تک چونکہ رؤیت کے قواعد منضبط نہ تھے اس لئے ان کا اعتبار نہ ہوا اور اب جب کہ اوقاتِ صلوٰۃ کی طرح اس کے قواعد بھی منضبط ہو گئے تو اعتبار ہونا چاہئے۔

یہ علماءِ کرام خصوصاً مفتیانِ عظام کے لئے لمحۂ فکریہ ہے خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ رؤیت پر مدار رکھنے کی وجہ سے ہر سال رمضان، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے مواقع پر پورے ملک میں انتہائی شورش اور جھگڑا لڑائی ہو جایا کرتی ہے حتیٰ کہ عوام علماء کے قابو میں نہیں رہتے۔ روزہ الگ چھوڑتے اور توڑتے ہیں۔ عید کی نماز تک قبل از وقت پڑھ لیتے ہیں۔ عوام کے ایمان کی سلامتی کے لئے کیوں نہ اوقاتِ نماز کی طرح رؤیت ہلال میں بھی موجودہ قواعد رؤیت کا اعتبار کر لیا جائے۔ (نزھۃ القاری، کتاب الصوم، ۱۹:۵ دائرۃ البرکات، گھوسی، ضلع مئو، انڈیا)۔

مندرجہ ذیل علماءِ اسلام نے فلکی حسابات کی رؤیت کو قبول کیا ہے۔

سیدنا ابو عبداللہ مطوف بن عبداللہ بن الشخیر العامری:

آپ جلیل القدر تابعین سے ہیں۔ بخاری، مسلم، ابن ماجہ اور دارمی کے رجال میں سے ہیں۔ شیخ الاسلام امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں:

''آپ انتہائی فاضل، زیرک، عقل منداور ادیب تھے۔''

عجلی نے کہا:

''ابن الاشعث کے فتنہ سے دو شخص محفوظ رہے۔ مطرف اور ابن سیرین۔

سیدنا مطرف ۹۵ھ میں فوت ہوئے۔ (طبقات الحفاظ، ۳۱ امام جلال الدین السیوطی)

ابن قتیبہ:

ابوعبداللہ محمد بن مسلم ابن الانباری الدینوری ۲۱۳ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپ دینور کے قاضی رہے۔ آپ کا دائرہ عمل اپنے زمانہ کے تمام علوم پر غالب تھا۔ آپ نے اپنے زمانہ کی مذہبی بحثوں میں حصہ لیا اور فلاسفہ کے شک آمیز رویہ کے خلاف قرآنِ حکیم اور حدیث شریف کی حمایت کی۔ فلسفہ لغت میں آپ کی کتاب ادب الکتاب بہت مشہور ہے۔ آپ کی سب سے بڑی کتاب عیون الاخبار ہے۔ یہ کتاب ۱۰ جلدوں میں ہے۔ ابو حاتم سجستانی علیہ الرحمۃ آپ کے اساتذہ اور ابن درستویہ علیہ الرحمۃ آپ کے شاگردوں میں ہیں۔ ۲۷۰ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

ابن مقاتل الرازی:

آپ کا نام ابوبکر احمد بن محمد بن مقاتل الرازی علیہ الرحمۃ ہے۔ آپ محمد بن الحسن رضی اللہ عنہ کے جلیل القدر اصحاب میں سے ہیں۔ آپ ایک جلیل القدر فقیہ اور عظیم الشان محدث تھے۔ آپ نے سیدنا وکیع رضی اللہ عنہ سیدنا مطیع رضی اللہ عنہ اور ان کے طبقہ کے اصحابِ علم وفضل سے حدیث کی روایت کی ہے۔ سیدنا عبدالباقی بن قانع رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوالقاسم الطبرانی رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کی ہے۔ آپ ایک زمانہ تک رے کے قاضی رہے۔

ابن رشد:

ابو الولید محمد بن احمد بن محمد بن رشد علیہ الرحمۃ، اندلس کے سب سے بڑے عرب فلسفی ہیں۔ آپ ۵۲۰ھ میں قرطبہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا اور باپ قرطبہ کے قاضی رہے۔ ابن

رشد بھی پہلے اشبیلیہ اور پھر قرطبہ کے قاضی القضاۃ رہے۔ آپ کا ۵۹۵ھ میں مراکش میں انتقال ہوا۔ فقہ میں آپ کی مشہور کتاب بدایۃ المجتہد و نہایۃ المقتصد ہے۔

ابن سریج:

ابوالعباس احمد بن عمر بن سریج بغدادی ﷺ، عرب سوانح نگاروں کے مطابق تیسری صدی ہجری کے بڑے شافعی اماموں میں سے تھے۔ بہت سے مشہور شافعی ان کے شاگرد تھے۔ انہوں نے اس قدر شہرت حاصل کر لی تھی کہ بہت سے لوگوں کے نزدیک وہ تمام شافعی علماء یہاں تک کہ المزنی ﷺ سے بھی افضل تھے۔ آپ شیراز میں قاضی رہے۔ آپ نے ظاہریہ وغیرہ کے رد میں کئی رسالے لکھے اور ابن ظاہری سے مناظرے کئے۔ ان کی تصانیف کی تعداد ۴۰۰ بتائی جاتی ہے۔ آپ ۳۰۶ھ میں بغداد میں فوت ہوئے۔ (اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ۱:۵۴۵)

قفال الشاشی:

آپ کا نام فخر الاسلام ابوبکر محمد بن احمد بن الحسین بن عمر القفال الشاشی علیہ الرحمۃ ہے۔ آپ ۴۲۹ھ میں ماوراء النہر کے شہر شاش میں پیدا ہوئے۔ ۵۰۷ھ میں وصال ہوا اور اپنے شیخ ابواسحاق کی قبر میں دفن ہوئے۔ ابو قاسم زنجانی فرماتے ہیں: ابوبکر الشاشی دین، ورع، علم اور زہد کے اعتبار سے جنید تھے۔ (حلیۃ العلماء فی معرفۃ مذاہب الفقہاء ۱۹ تا ۲۹)

شیخ الاسلام تقی الدین السبکی:

شیخ الاسلام تقی الدین ابو الحسن السبکی ۶۸۳ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے زیادہ تر قاہرہ میں تحصیل علوم کی۔ قاہرہ اور دمشق میں استاد، مفتی اور قاضی، دمشق میں حاکم اور جامع اموی کے خطیب رہے۔ آپ نے ۱۵۰ سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں۔ آپ کی اس موضوع پر ایک مستقل تصنیف العلم المنثور فی اثبات الشہور ہے۔ آپ کا ۷۵۶ھ میں وصال ہوا۔ (اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ۱۰:۷۲۵)

ابن الدقیق العید:

کسی سرزمین پر ایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر ہے

آپ کا نام محمد بن علی بن وھب بن مطیع بن ابی المطاعة علیہ الرحمۃ ہے۔ آپ تقی الدین بن دقیق العید القشیری المنفلوطی المالکی الشافعی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ ۶۲۵ھ میں حجازِ مقدس کے شہر الینبع کے ساحل پر پیدا ہوئے۔ آپ کا وصال ۷۰۲ھ میں ہوا اور القرافہ میں دفن ہوئے۔ آپ اپنے زمانہ میں علوم کی معرفت میں ممتاز اور منفرد تھے۔ آپ نے پہلے مالکی مذہب میں خوب پختگی حاصل کی۔ اس کے بعد شافعی مذہب کے ساتھ مصروف ہوئے۔ آپ دونوں مذہبوں پر فتویٰ دیتے تھے۔ آپ کو اصول، حدیث اور تمام فنون میں پوری مہارت تھی۔

شیخ بخیت مصری نے ابن الرفعہ سے لکھا ہے:

''اس امر میں اختلاف نہیں کیا گیا کہ ابن عبدالسلام اور ابن الدقیق اجتہاد کے رتبہ پر فائز تھے'' ابن عبدالسلام ساتویں صدی کے رجال سے تھے۔

(العذب الزلال، ڈاکٹر محمد بن عبدالوہاب المراکشی، ۲۵۰)

علامہ ابن البناء:

آپ کا پورا نام ابوالعباس احمد بن محمد بن عثمان الازدی علیہ الرحمۃ تھا۔ آپ مراکش میں ۶۵۴ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے فاس میں طبیب المریخ، ماہر ریاضیات ابن حجلہ اور ماہر علم ہیئت ابن مخلوف السجلماسی کی شاگردی کی۔ ایک عرصہ تک آپ صوفی عبدالرحمٰن الزمہریری کے شاگرد رہے۔ آپ اکثر مکمل عزلت گزینی میں روزہ کی حالت میں رہتے تھے۔ آپ کے سوانح نگار آپ کے نیک کردار اور پاکیزہ زندگی کی تعریف کرتے ہیں۔ آپ مراکش کے ایک متبحر عالم تھے۔ بہت سے علوم وفنون میں دسترس حاصل تھی۔ آپ کو خاص طور پر ریاضی، ہیئت، نجوم اور دوسرے علوم مخفیہ میں نمایاں قابلیت حاصل تھی۔ آپ نے ۷۲۳ھ میں مراکش میں وصال فرمایا۔ (اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ۱:۴۳۷)

ڈاکٹر محمد بن عبدالوہاب مراکشی:

آپ کا نام ابوعبداللہ محمد بن عبدالوہاب بن عبدالرزاق بن محمد فتح ابن عبدالوہاب بن عبدالرحمٰن المغربی الاندلسی الفاسی المراکشی ہے۔ آپ ۱۳۲۴ھ رمضان المبارک کے مہینے میں مراکش میں پیدا ہوئے۔ آپ نے سیدی احمد بن المجوب، سید عمر الدباغ، سیدی محمد بن محمد الداودی، سیدی محمد

بن اسماعیل الضریر، سیدی احمد اکرام، الحاج عبدالسلام بن المعطی، الحاج الحسن الشاوی، سیدی ابوشعیب الشاوی اور شیخ ابوشعیب الدکالی سے علوم سیکھے۔ آپ نے کثیر تعداد میں کتابیں لکھیں۔ (العذب الزلال فی مباحث رؤیة الھلال، ڈاکٹر محمد بن عبدالوہاب المراکشی)

دورِ جدید کے مفکرین السید محمد رشید رضا (صاحبِ تفسیر المنار)، علامہ جوہری طنطاوی (صاحبِ تفسیر جواہر القرآن)، ڈاکٹر حسین کمال الدین اور ڈاکٹر محمد الیاس بھی اسی مؤقف کے حامل ہیں۔ منازلِ قمر کے حساب سے شرعی مہینے کی ابتداء کا قول کرنے والے علماء کی تفصیلات جاننے کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

عمدة القاری، کتاب الصوم دار احیاء التراث الاسلامی، بیروت، لبنان، ۱۰: ۲۷۱، ۲۷۲

مرقاة المفاتیح کتاب الصوم دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ۴: ۴۰۴، ۴۰۵

اشعة اللمعات، ۲: ۷۷

نزھة القاری کتاب الصوم دائرة البرکات، گھوسی، ضلع مئو، انڈیا ۵: ۱۹

العذب الزلال فی مباحثِ رؤیة الھلال، ۲۷۵ تا ۲۹۱

علامہ ابن دقیق العید عمدة الاحکام (۲: ۲۰۶) میں ارشاد فرماتے ہیں:

والذی اقول به ان الحساب لا یجوز ان یعتمد علیه فی الصوم لمفارقة القمر للشمس علی مایراہ المنجمون من تقدم الشهر بالحساب علی الشهر بالرویة بیوم او یومین فان ذلک احداث لسبب لم یشرعه اللہ تعالی اما اذا دل الحساب علی ان الهلال قد طلع من الافق علی وجه یری لولا وجود المانع کالغیم مثلا فهذا یقتضی الوجوب لوجود السبب الشرعی ولیس حقیقة الرؤیة بمشروطة فی اللزوم۔ (العذب الزلال، ڈاکٹر عبدالوہاب المراکشی، ۲۴۹)

میں کہتا ہوں:

منجمین کے مؤقف کے مطابق روزہ میں حساب پر اعتماد صحیح نہیں ہے۔ وہ چاند کے سورج سے صرف جدا ہونے پر مہینہ کی ابتداء کرتے ہیں۔ رؤیت کے اصول پر اس طرح مہینہ ایک یا دو دن پہلے ہوتا ہے۔ اس طرح مہینہ اُس بنیاد پر شروع ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے جائز نہیں کیا۔

تاہم اگر حساب یہ بتائے کہ نیا چاند اُفق پر اس طرح موجود ہے کہ اگر رکاوٹ (بادل) نہ ہوتا تو وہ دکھائی دیتا تو شرعی سبب کے موجود ہونے کی وجہ سے روزہ واجب ہوگا۔

قارئین کرام! اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلامی شرعی مہینوں کی ابتداء اور انتہاء کیلئے شریعت نے ہمیں نئے چاند کو انسانی آنکھ سے دیکھنے کا اُصول عطا فرمایا ہے۔ اگر مطلع صاف نہ ہو، اس پر بادل، گرد وغبار، کہر اور دھواں وغیرہ ہو اور نیا چاند نظر نہ آئے اور اسلامی ملکوں سے یہ شہادت مل جائے کہ وہاں پر نئے چاند کو لوگوں نے دیکھا ہے اور ماہرین فلکیات (آبزوریٹری) بھی یہ بتائیں کہ اگر مطلع صاف ہوتا اور کوئی رکاوٹ نئے چاند کو دیکھنے کی راہ میں نہ ہوتی تو نیا چاند ضرور نظر آجاتا تو اسلامی شرعی مہینہ کی ابتداء ہو جائے گی۔

اس ساری تفصیل سے یہ بات واضح ہے کہ نئے اسلامی مہینے کی ابتدء اور انتہاء کی بنیاد نئے چاند کو دیکھنا ہی ہے۔ آبزوریٹری اسے دیکھنے کی صرف تائید کے لئے ہے۔

میری دیانت دارانہ معلومات کے مطابق کوئی صاحب علم بھی اس مؤقف کا انکار نہیں کرتا۔ میں پورے وثوق اور ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کہ سبھی اہل علم کے ہاں جس شام نیا چاند نظر آتا ہے، اُسی شام سے نئے اسلامی مہینے کی ابتداء ہو جاتی ہے۔ وہ اہل علم جو اس اصول کے مطابق اسلامی مہینوں کی ابتداء نہیں کرتے اور دوسرے اُصول اور مؤقف اختیار کرتے ہیں۔ ان کے ہاں بھی اس اصول کو اپنانے کی صرف گنجائش ہی موجود ہے۔

شریعت مطہرہ کا یہ اصول بہت واضح ہے اور اس کو اپنانے میں قطعاً کوئی مشکل نہیں ہے۔ نامعلوم اس مسئلہ کو اختلاف اور نزع کا سبب کیوں بنا دیا گیا ہے۔ اہل علم سے میری عاجزانہ گزارش ہے کہ وہ پورے اخلاص سے اس مسئلہ میں غور وفکر کریں۔

اختلاف کی اصل بنیاد

میں یہ بات اپنی پوری دیانت دارانہ بصیرت سے عرض کر رہا ہوں کہ عیدوں اور رمضان المبارک کے اختلاف کی بنیادی وجہ علماءِ اسلام کے مختلف مؤقف نہیں ہیں بلکہ سعودی عرب کا اعلان ہے۔

سعودی عرب کے اعلان کی پیروی میں کچھ مسالک نئے اسلامی مہینوں کی ابتداء کا اعلان

کر دیتے ہیں مگر وہ یہ نہیں کہتے کہ ہم سعودی عرب کی پیروی کر رہے ہیں بلکہ وہ مختلف مؤقف اپنا کر اس پیروی کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب کبھی سعودی عرب صحیح اعلان کرتا ہے تو یہ لوگ اپنے مؤقف چھوڑ کر بہرصورت سعودی عرب کے ساتھ ہی رمضان المبارک اورعیدوں کا اعلان کرتے ہیں۔

سعودی عرب کے ساتھ رمضان اور عیدین کرنے کے لئے چند مؤقف سامنے آئے ہیں۔ ان مؤقف پر مثبت بحث کرنے سے پہلے میں ایک انتہائی ضروری بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ بحث سے پہلے اسے سمجھنا بہت ضروری ہے۔

چاند زمین کے چاروں طرف گھومتا ہے۔ چاند ۲۹ دن، ۱۲ گھنٹے، ۴۴ منٹ اور ۹۔۲ سیکنڈ میں زمین کا ایک چکر لگاتا ہے۔ چاند اپنی اس گردش کی ابتداء اور انتہاء پر سورج اور زمین کے درمیان ایک لائن میں آجاتا ہے۔ جب سورج چاند اور زمین ایک لائن میں ہوتے ہیں تو اس کو اجتماعِ شمس و قمر کہتے ہیں۔ اسی کو انگریزی میں Conjunction اور New Moon کہتے ہیں۔ اس وقت چاند کا کالا حصہ زمین کی طرف ہوتا ہے اور روشن حصہ سورج کی جانب ہوتا ہے۔ اس لئے اس وقت چاند کو دیکھنا بالکل ممکن نہیں ہوتا۔ اس وقت اگر دوربین سے چاند نظر آئے تو وہ توے کی طرح ایک کالی ٹکیا نظر آئے گی۔

منجمین چونکہ اجتماعِ شمس وقمر سے مہینہ کی ابتداء کرتے ہیں۔ اس لئے فقہائے اسلام ان کی رائے کو رد کرتے ہیں۔ یہودیوں کے ہاں بھی مہینہ کی ابتداء اسی اجتماع سے ہوتی ہے۔

انسانی آنکھوں سے چاند دیکھنے کے لئے بنیادی طور پر دو چیزیں بہت ضروری ہیں:

۱۔ چاند کی سورج سے دوری (Elongation):

چاند سورج سے کم از کم ۱۲ ڈگری دور ہو۔ دوربین سے دیکھنے کے لئے کم از ۱۰ ڈگری دور ہو۔ دنیا میں کم سے کم عمر کا چاند جو کھلی آنکھ سے نظر آیا ہے وہ ۱۔۸ ڈگری دور تھا۔ اس سے پہلے چاند سورج کی تیز شعاؤں کے اندر ہوتا ہے اور چاند کی روشنی زمین پر نہیں پڑتی۔

۲۔ زمین سے چاند کی بلندی (Altitude):

چاند زمین سے کم از کم ۵ ڈگری بلند ہونا چاہئے۔کبھی کبھی چاند ۳ ڈگری کی بلندی پر بھی نظر آ جاتا ہے۔اس سے پہلے چاند دیکھنے کے دائرہ سے ہی نیچے ہوتا ہے۔

چاند جب نظر آتا ہے تو اس کی شکل اس طرح ہوتی ہے۔

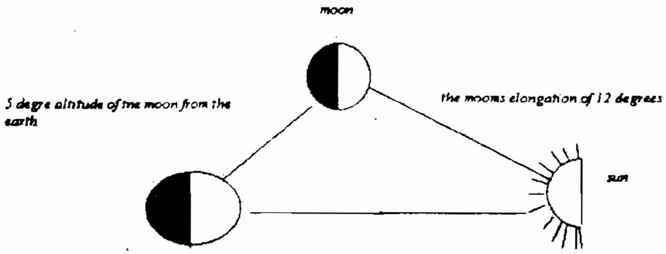

اس بحث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ چاند اپنی گردش کی ابتداء میں ہرگز ہرگز نظر نہیں آتا۔اب ہم اس سلسلہ کے مختلف مؤقف عرض کرتے ہیں اور ان پر سنجیدہ غور وفکر کرتے ہیں۔

پہلا مؤقف :

سعودی عرب ایک مسلمان ملک ہے۔ وہاں پر اسلامی حکومت ہے۔ مکۃ المکرّمہ اور مدینۃ المنورہ، سعودی عرب کے ہی دو شہر ہیں۔ یہ دونوں شہر اہلِ ایمان کی محبتوں اور عقیدتوں کے مرکز ہیں۔ وہاں نئے چاند کے دیکھنے کی شہادت پر ہی نئے مہینے کی ابتداء کا اعلان ہوتا ہے لہٰذا اسلامی اور شرعی مہینہ کی ابتداء کے لئے سعودی عرب کا اعلان کافی ہے۔

قارئین کرام! براہِ نوازش پوری ایمان داری سے غور فرمائیں :

۱۔ سعودی عرب نئے چاند کی رؤیت کا اعلان کرتا ہے۔سعودی عرب مشرق میں ہے۔مراکش مغرب میں ہے اور ہمارا سب سے قریبی مسلمان ملک ہے۔ وہاں پر رؤیت نہیں ہوتی۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ ایسا کبھی کبھار نہیں ہوتا بلکہ اکثر ہوتا ہے۔

یہ تو ممکن ہے کہ چاند مغرب میں نظر آئے اور مشرق میں نظر نہ آئے لیکن یہ ہرگز ممکن نہیں ہے کہ چاند مشرق میں نظر آئے اور مغرب میں نظر نہ آئے۔

ماہرین فلکیات کے مطابق دنیا بھر میں چاند کی رؤیت میں ایک دن کا فرق ممکن ہوتا ہے۔دو دن کا فرق نہیں ہوسکتا۔لیکن سعودی عرب اوز پاکستان میں اکثر دو دن کا فرق ہوتا ہے۔

۲۔ سعودی عرب کی پیروی میں جو عرب ریاستیں نئے مہینے کی ابتداء کرتی ہیں۔ وہاں بھی رؤیت نہیں ہوتی۔ نہ ہی وہ رؤیت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ صرف سعودی عرب کی پیروی میں اعلان کرتے ہیں۔

۳۔ ۴؍دسمبر ۲۰۰۲ کو پوری دنیا میں کہیں بھی چاند کی رؤیت نہیں ہوئی۔ مسلمانوں کی شہادت بھی یہی ہے اور ماہرین فلکیات کی رپورٹ بھی یہی ہے۔

اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر دیکھی جا سکتی ہے۔

http://www.jas.org.jo/icop.html

۴۔ آبزرویٹری کی رپورٹ کے مطابق ۴؍دسمبر ۲۰۰۲ء کو پوری دنیا میں کہیں بھی نئے چاند کو انسانی آنکھ سے دیکھنا ممکن نہیں تھا۔ سعودی عرب کو یہ چاند کس طرح نظر آ گیا؟ واضح رہے ہماری پانچ نمازوں اور سحر و افطار کے اوقات ان ہی ماہرین فلکیات نے تیار کئے ہیں۔ ہم نئے چاند کے بارے ان کی معلومات کو کسی ملک کی شہادت کو پرکھنے کے لئے استعمال کیوں نہیں کرتے؟

۵۔ سعودی عرب والے جو سال بھر کی تاریخوں کے کیلنڈر پیشگی تیار کرتے ہیں۔ بڑا واضح ہے کہ وہ ماہرین فلکیات (آبزرویٹری) سے ہی معلومات لے کر ان کو ترتیب دیتے ہیں۔ وہ کیلنڈر کو چاند کی پیدائش پر ترتیب کیوں دیتے ہیں؟ امکان رؤیت پر ترتیب کیوں نہیں دیتے، سعودی عرب کے کیلنڈر بھی ملتے ہیں اور آبزرویٹری کی معلومات بھی۔ معمولی پڑھا لکھا انسان بھی اس حقیقت کی تصدیق کر سکتا ہے۔

۶۔ سعودی عرب کا محکمہ خود اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ وہ صرف چاند کی پیدائش پر مہینے کی ابتداء کرتے ہیں۔ اسی اصول پر ام القریٰ کا کیلنڈر بنتا ہے اور یہی کیلنڈر حرمین شریفین پر لاگو ہوتا ہے۔

۷۔ ڈاکٹر ذکی المصطفی دی انسٹیٹیوٹ آف آسٹرونومیکل اینڈ جیو فزیکل ریسرچ ایٹ کنگ عبدالعزیز سٹی فار سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (The Institute of Astroncmical & Geophysical Research at King Abdul Aziz City for Science & Technology) سے متعلق ایک ذمہ دار شخصیت ہیں اور یہی ام القریٰ

کسی سرزمین پر ایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر ہے

کیلنڈر تیار کرتے ہیں۔ انہوں نے دوسری اسلامی آسٹرونومیکل کانفرنس میں وضاحت کی:

سعودی عرب میں ام القریٰ کا کیلنڈر مندرجہ ذیل اصول پر بنتا ہے:

اجتماعِ شمس وقمر سورج غروب ہونے سے پہلے ہو۔

چاند سورج غروب ہونے کے بعد غروب ہو (چاہے وہ نظر آئے یا نظر نہ آئے)۔

The Actual Saudi Dating System (http://www.jas.org.jo/icop.html)

۸۔ دیوبند مکتبۂ فکر کے ایک بڑے عالم جسٹس مفتی تقی عثمانی صاحب بھی اس بات کی نصیحت کرتے ہیں:

''احقر کی رائے میں اہل انگلینڈ کو سعودی عرب کے اعلان کو بحالت موجودہ کافی سمجھنا مناسب نہیں بلکہ ان کو مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں مراکش سے رجوع کرنا چاہئے۔ سعودی عرب میں کئی مرتبہ چاند کی ولادت سے پہلے ہی شہادت کو معتبر مان لینے کا جو واقعہ پیش آیا ہے وہ احقر کی نظر میں محل نظر ہے۔ متعدد سعودی علماء سے احقر نے گفتگو کی، وہ بھی اس معاملے میں پریشان نظر آئے لیکن چونکہ اس مسئلہ کا تعلق مجلس القضاء الاعلیٰ (ریاض) سے ہے اس لئے وہ بے بس تھے۔'' (رؤیت ہلال، مولانا ثمیر الدین قاسمی)

۹۔ مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب، فاضل دیوبند جو قدیم اور جدید فلکیات کے ماہر ہیں۔ انہوں نے اس امر پر پوری تحقیق کی ہے کہ سعودی عرب اسلامی تاریخوں کا غلط اعلان کرتا ہے۔ ان کے پاس سعودی عرب کے متعلق ایسے افراد کے ذاتی خطوط موجود ہیں جن میں انہوں نے اس کوتاہی کا اعتراف کیا ہے۔ ان سے (0161-2279577) پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

۱۰۔ سعودی عرب میں جو کیلنڈر پیشگی مرتب ہوتے ہیں، وہ نئے چاند کی پیدائش پر مرتب ہوتے ہیں۔ رؤیت کی بنیاد پر مرتب نہیں ہوتے۔ پہلے سے نیومون کے حساب سے بنے ہوئے کیلنڈر کے مطابق ہی مجلس القضاء الاعلیٰ کا اجلاس ہوتا ہے۔ جس دن ان کا اجلاس ہوتا ہے یہ دن نیومون کے حساب سے ۲۹ کا دن ہوتا ہے مگر رؤیت ہلال کے حساب سے ۲۸ کا دن ہوتا ہے۔ اس دن ان کو جو بھی جھوٹی یا وہمی گواہی ملتی ہے، اسے وہ بغیر کسی تحقیق کے قبول کر لیتے ہیں۔

۱۱۔ تمام فقہاءِ اسلام فرماتے ہیں جب کوئی شہادت، عقل اور بداہت کے خلاف ہو تو اُسے رد کر دیا جائے گا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے رؤیت ہلال کے ضمن میں فرمایا ہے:

ان شهادة الشهود ترد اذا عارضها الحساب القطعي۔ (منحة العلى المتعال، ابن عوض ۱۹ بحوالہ العذب الزلال، ڈاکٹر محمد بن عبدالوہاب المرائشی)

جب یقینی حساب گواہوں کی گواہی کے خلاف ہو تو گواہی کو رد کر دیا جائیگا۔

اس مسلمہ اُصول کے مطابق جب سعودی عرب کا اعلان یقینی حساب کے مخالف ہوتا ہے تو اسے رد کر دیا جائے گا۔

۱۲۔ دارالعلوم کراچی کے فاضل مولانا محمود الحسن لکی مروت والے سے روایت ہے کہ انہوں نے مفتی محمد تقی عثمانی صاحب سے درس میں سنا ہے کہ ایک دفعہ حرم شریف میں ایک صاحب زار و قطار رو رہے تھے۔ وجہ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ۲۰ برس جھوٹی گواہی دے کر روزہ و عید کرواتے رہے۔ اب اس پر رو رہے تھے کہ میرا کیا حال ہوگا۔ (رؤیت ہلال اور اسلامی ماہ، مولانا یعقوب اسماعیل قاسمی، ۱۶، بحوالہ کشف ہلال، ۵۰)

۱۳۔ مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی نے بڑے واضح انداز میں ثابت کیا ہے سعودی عرب کا نئے چاند کی رؤیت کی گواہی کا اعلان غلط ہوتا ہے اور سعودی عرب کا اعلان دوسروں کیلئے حجت نہیں ہے۔ مفتی صاحب سے اس سلسلہ میں ایک سوال ہوا۔ انہوں نے اس سوال کا جواب دیا۔ اب ہم احسن الفتاویٰ سے ہی اس مسئلہ کا عنوان، سوال اور جواب درج کرتے ہیں۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ اس عنوان، سوال اور جواب کا غور سے مطالعہ فرمائیں:

سعودیہ میں رؤیت کا اعلان پاکستان کے لئے حجت نہیں:

سوال: سعودی عرب میں پاکستان سے دو روز قبل چاند کا اعلان ہو جاتا ہے اور اس کی خبر مستفیض پاکستان میں پہنچتی ہے تو اس خبر کے مطابق پاکستان میں عمل کیوں نہیں کیا جاتا؟ اختلافِ مطالع کا عذر بھی صحیح نہیں۔ اس لئے کے حنفیہ کے ہاں اختلافِ مطالعہ بھی غیر معتبر ہے۔ بینوا و توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

اولاً: سعودی عرب میں رؤیت ہلال کی خبر کا حدِ استفاضہ کو پہنچنا محلِ تأمل ہے۔

ثانیاً: حکومت سعودی میں رؤیت ہلال کا فیصلہ مسلک حنفیہ کے خلاف ہونے کے علاوہ بداہت کے بھی خلاف ہوتا ہے اس لئے وہ پاکستان کے لئے حجت نہیں۔ حنفیہ کے ہاں بحالت صحو جمع عظیم کی رؤیت شرط ہے مگر حکومتِ سعودیہ میں بہرکیف رمضان کے لئے خبر واحد اور شوال و ذوالحجہ کے لئے شہادۃ العدلین پر فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک استفتاء کا جواب سعودی وزارۃ العدل کی وساطت سے الہیئۃ القضائیہ العلیاء کی طرف سے موصول ہوا۔

اس کے ضروری اقتباسات ذیل میں دیئے جاتے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

المملكة العربية السعودية — الرقم . ١٥٢٩

وزارة العدل — التاريخ ١٧ : ١٠ : ٩٣

مكتب الوزير

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.......... نفيدكم باننا قد احلنا هذا الاستفسار الى الهيئة القضائيه العليا برقم ٣٨٤ فى ٢٩ :٣ :١٣٩٣ه فتلقينا اجابتها بخطاب فضيلة رئيسها رقم ٦٥٢/٥/ق فى ٦ : ١٠ :٩٣ه المتضمن ان المعمول به فى المملكة العربية السعودية فى كيفية اخذ الشهادة لرؤيت الهلال بالنسبة للاشهر عموما ولرؤية الهلال عند حلول شهر رمضان المبارک وانسلاخه.......... انه ثبت لديه بشهادة فلان و فلان وهما عدلان ثقتان بانهما رأيا هلال شهر شعبان...... فيكون تحرى رؤية هلال شهررمضان ليلة...... فان شهد احد لدى احد القضاة فليرفع نص شهادته...... علما بان شهر رمضان يثبت بشهادة عدل واحد بخلاف سائر الشهور فلا يثبت دخولها الا بشهادة رجلين عدلين.

والله يتولى الجميع لتوفيقه. — وزير العدل

محمد بن على الحركان

☆ کتاب وسنت سے اخذ کردہ احکام، فقہی احکام کہلاتے ہیں ☆

ترجمہ: گزارش ہے کہ ہم نے آپ کا سوال ہیئۃ القضائیۃ العلیا کی طرف بھیجا۔ ہیئۃ القضائیۃ العلیا کے رئیس کا نمیں جواب ملا۔ اس میں لکھا تھا۔

سعودی عرب میں معمول یہ ہے رمضان اور دوسرے مہینوں کی شروع اور ختم ہونے کے لئے دو شخصوں کی شہادت قبول کر لی جاتی ہے۔ جب وہ دونوں عادل اور با اعتماد ہوں اور یہ شہادت دیں کہ انہوں نے رات کو چاند دیکھا ہے۔

قاضیوں کے پاس رمضان کے چاند کی ایک شخص بھی شہادت دے دے تو وہ قبول کر لی جاتی ہے کیونکہ رمضان ایک شخص کی شہادت سے بھی شروع ہو جاتا ہے۔ دوسرے مہینوں کے لئے دو شخصوں کی شہادت لی جاتی ہے۔

اس کے جواب میں بندہ نے لکھا تھا کہ آپ کا رؤیت ہلال کا فیصلہ خلافِ ظاہر ہوتا ہے اور اس کی وجوہ تحریر کی تھیں مگر پھر کوئی جواب نہ ملا۔

خلافِ ظاہر ہونے کی وجوہ:

۱۔ بحالت صحو جب کہ رؤیت سے کوئی امر مانع نہیں، پوری مملکت میں صرف ایک یا دو افراد کا چاند دیکھنا اور ان کے سوا اور کسی کو بھی نظر نہ آنا محال عادی ہے۔

۲۔ ہاں شہادت سے دوسرے روز بھی رؤیت عامہ نہیں ہوتی یعنی دوسری رات کا چاند بھی عوام کو دکھائی نہیں دیتا۔

۳۔ چودہویں یا پندرہویں شب کو بدرِ کامل ہونا لازم ہے، مگر شہادت کے لحاظ سے سولہویں یا سترہویں کو بدر کامل ہو رہا ہے۔

۴۔ جس روز مشرق کی طرف بوقت صبح چاند نظر آئے اس روز بلکہ اس سے ایک روز بعد بھی رؤیت ہلال محال ہے۔ کیونکہ ان ایام میں غروب شمس سے قبل ہی قمر غروب ہو جاتا ہے اور حکومت سعودیہ میں بسا اوقات خود اسی روز ہی رؤیت کا اعلان ہو جاتا ہے، جس روز بوقتِ صبح مشرق میں چاند دیکھا گیا۔

۵۔ جمۃ الوداع کا بروز جمعہ ہونا تواتر سے ثابت ہے، اور قمر کا دورِ صغیر وکبیر میں مشاہد و مسلم ہے۔ لہٰذا کسی ایسے دن کو غرۃ الشہر قرار دینا باطل ہے جس کے حساب سے جمۃ الوداع یوم جمعہ سے

قبل ثابت ہوتا ہے۔

۶۔ جہاں رؤیت پر شہادت ہوئی اس کے سوا دنیا میں کہیں بھی حتی کہ مغرب بعید میں بھی اس روز کہیں رؤیت نہیں ہوتی۔

۷۔ شہادت کی رو سے چاند کی عمر کا پہلا دن پہلی تاریخ قرار پا رہا ہے، یہ بدیہی البطلان ہے۔ اس لئے کہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ہلال پیدائش سے بھی قبل نظر آ سکتا ہے۔

شاید ظاہر حدیث کی بنا پر ان کے مذہب میں بہر حال خبر رؤیت ہلال ہی پر مدار ہے اس لئے وہ امور مذکورہ کی طرف التفات نہیں کرتے۔

تنبیہ: سعودیہ میں غیر ملکی مقیم حضرات اور حج کے لئے رمضان وعیدین اور حج وقربانی کی صحت میں شبہ کی ہرگز گنجائش نہیں۔ اس لئے کہ بحالت صحو شہادتِ عدلین کی صحت مختلف فیہا ہے، لہٰذا اس کے مطابق قضاء کی صورت میں یہ فیصلہ سعودیہ کی حدود کے اندر واجب العمل ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۱۷/ جمادی الاولیٰ ۹۷ھ

احسن الفتاویٰ، ۴: ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸ مفتی رشید احمد لدھیانوی

۱۴۔ غیر مقلدین کے مشہور عالم دین علامہ ابوالطیب صدیق حسن علی الحسینی القنوجی البخاری المتوفی ۱۳۰۷ھ لکھتے ہیں:

فاقل الاحوال المقرين على حساب المنازل القمرية انهم مبتدعون وكل بدعة ضلالة. ولقد عظمت هذه البدعة في الحرمين الشريفن، فانهم في مكة المكرمة لا يعتمدون الا على ذلک، ولهم فيه انواع مؤلفات، مثل الربع المجيب ونحوه، يدرسونه ويقرء ونه ويعتمدونه، وهو من العلم الذى قال فيه رسول الله ﷺ علم لا ينفع وجهل لا يضر وهو من اهل الكتاب فان اعيادهم ونحوها تدور على حساب سير الشمس، ولعله دخل على المسلمين من علم اليونان واهل الكتاب، ومات رسول الله ﷺ بعد ان انزل الله تعالىٰ عليه :

﴿اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتى ورضيت لكم الاسلام دينا﴾

وكان اهل بيته واصحابه على ذالک لا يعرفون منازل الزيادة والنقصان ولا ما جعله المتاخرون هو الميزان. (عون البارى لحل ادلة البخارى، ۲ ۷۸۲)

ترجمہ: چاند کی منازل کا حساب کرنے والے کم از کم بدعتی تو ضرور ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ یہ بدعت حرمین شریفین میں بہت زیادہ ہے۔ یہ لوگ مکۃ المکرّمہ میں صرف اسی حساب پر اعتماد کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی اس موضوع پر بہت سی کتابیں ہیں۔ جیسے **ربع المجیب** اور دوسرے لوگ۔ یہ لوگ اس علم کو پڑھتے ہیں، پڑھاتے ہیں اور اسی پر اعتماد کرتے ہیں حالانکہ اس علم کے بارے میں تاجدارِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یہ ایسا علم ہے جس کے جاننے میں فائدہ نہیں اور نہ جاننے میں نقصان نہیں ہے۔ یہ اہل کتاب کے علم سے ہے۔ ان کی عیدیں اور اس طرح کے دوسرے امور اسی حساب پر انحصار کرتے ہیں۔ شاید یہ علم اہل یونان اور اہل کتاب سے مسلمانوں کی طرف آیا۔ تاجدارِ کائنات ﷺ کا وصال اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے اس فرمان کے بعد ہوا۔

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت کو مکمل کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کی جہت سے اسلام پر راضی ہو گیا ہوں۔

تاجدارِ کائنات ﷺ کے اہلِ بیت اور صحابۂ کرام چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کی منازل نہیں پہچانتے تھے۔ بعد میں آنے والے علماء نے صرف اس کو میزان بنایا ہے۔

اس عبارت سے دو چیزیں بڑی واضح ہیں:

۱۔ سعودی عرب میں اسلامی مہینوں کی ابتداء رؤیت کی بنیاد پر نہیں ہوتی۔

۲۔ آبزرویٹری کی شہادت کو پرکھنے کے لئے بعد آنے والے علماء نے میزان بنایا ہے۔

ایک وزنی اعتراض:

اس مؤقف کے حامی ایک اعتراض کرتے ہیں کہ دنیا بھر کے مسلمان ہر سال سعودی عرب میں فریضہ حج ادا کرتے ہیں۔ (۹/ذوالحجہ کو وقوفِ عرفات حج کا رکن اعظم ہے اس کے فوت ہونے سے حج فوت ہو جاتا ہے تو کیا لاکھوں مسلمانوں کا ہر سال حج ادا نہیں ہوتا۔ یہ اعتراض بظاہر بڑا وزنی ہے اور عوام اس اعتراض کے سامنے لاجواب ہو جاتے ہیں۔

جواب:

کسی سرزمین پر ایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر ہے

شریعتِ اسلامیہ کا قانون یہ ہے کہ اسلامی مملکت میں جب مسلمان حاکم کا متعین کیا ہوا قاضی فیصلہ کرتا ہے تو وہ شرعاً نافذ ہو جاتا ہے۔ بے شک اس فیصلہ کی بنیاد وہمی اور جھوٹی گواہی کیوں نہ ہو اور اس ملک میں رہنے والے اور باہر سے آنے والے اس فیصلہ کے پابند ہوتے ہیں مگر اس مملکت سے باہر رہنے والے اس فیصلہ کے پابند نہیں ہوتے۔ لہٰذا جب سعودی عرب کا قاضی جھوٹی گواہیوں کی بنیاد پر مہینے کی ابتداء کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ شرعاً نافذ ہو جاتا ہے۔ اس فیصلہ کے مطابق جو لوگ حج ادا کرتے ہیں، بلاشبہ اُن کا حج ادا ہو جاتا ہے۔ ہم لوگ چونکہ سعودی قضاء کے دائرہ سے باہر ہیں، اس لئے ہم اس فیصلہ کے پابند نہیں ہیں۔

دوسرا مؤقف:

جیسے ہی چاند کی ولادت غروبِ آفتاب سے قبل ہو جائے اور اسی شام ہلال اگرچہ سورج کی تیز شعاؤں اور اپنی باریکی کی وجہ سے آنکھ سے نہ دیکھا جا سکے لیکن چونکہ وہ سورج سے پیچھے ہو چکا ہے اور شکل ہلالی اگرچہ بال سے باریک ہے اختیار کر چکا ہے اور اسی شام سے اس کی نئی منزل شروع ہو چکی ہے لہٰذا نئے مہینے کی ابتداء کر دی جائے۔

۱۔ اس مؤقف میں اجتماع شمس وقمر سے نئے مہینہ کی ابتداء کی جارہی ہے۔ ایسا کرنا اجماعِ امت کے خلاف ہے اور اجماعِ امت کے خلاف کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔

۲۔ اس مؤقف کے مطابق اجتماع شمس وقمر سے نئے مہینے کی ابتداء ہوگی۔ اجتماعِ شمس وقمر ۲۴ گھنٹوں میں کسی لمحہ بھی ممکن ہوتا ہے۔ اس سے کبھی تو یہ لازم آئے گا کہ رمضان المبارک کے روزہ کے دوران ہی شوال شروع ہو جائے۔ کبھی یہ لازم آئے گا کہ دن کے کسی لمحہ میں رمضان شروع ہو جائے۔ اگر دن کے کسی لمحہ میں رمضان شروع ہوتا ہے تو یہ بالکل بداہت کے خلاف ہے۔ فرض کیا صبح صادق کا وقت ۵ بجے ہے اور اجتماعِ شمس وقمر ٦ بجے ہوتا ہے تو دن کے ٦ بجے رمضان شروع ہو جائے گا۔ روزہ کب رکھیں گے اور اس روزہ کی تاویح کب پڑھیں گے۔

چاند کی نئی منزل تو اجتماعِ شمس وقمر سے ہی شروع ہو جاتی۔ یہ کہنا ہرگز صحیح نہیں ہے کہ صبح پیدا ہونے والے چاند کی نئی منزل شام کو شروع ہو جائے گی۔

۳۔ یہ کہنا کیسے صحیح ہوگا کہ چاند ہلالی شکل اختیار کر چکا ہے کیونکہ چاند جب ہلالی شکل اختیار کرتا ہے تو نظر آنے کے بھی قابل ہو جاتا ہے۔

اس مؤقف کے حامی کافی علماءِ کرام نے اس سال (۲۰۰۲) میں علماً اور عملاً رجوع کرلیا ہے۔

تیسرا مؤقف:

اگر رات ۱۲ بجے تک بھی چاند کی پیدائش ہو جائے تو اگلا دن نئے مہینے کا پہلا دن ہوگا۔ یہ استحسانِ ضرورت ہے اور ضرورت، مسلمانوں کا اتحاد ہے۔ رؤیت علم کے معنی میں ہے اور ہلال سے مراد نیومون ہے۔

رؤیت ہلال کے نئے معنیٰ:

اگر رؤیت کا معنی علم لیا جائے اور ہلال کا معنی نیومون لیا جائے تو اس سے بہت سی خرابیاں لازم آئیں گی۔

۱۔ یہ بات صحیح ہے کہ لفظ رؤیت، علم کے معنی میں قرآنِ حکیم اور احادیث شریفہ میں بڑی کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ اس پر دلائل ذکر کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ عربی زبان سے تھوڑی بہت واقفیت رکھنے والا بھی یہ جانتا ہے۔ عربی زبان کے اکثر الفاظ ایک سے زائد معنوں کے لئے بنائے گئے ہیں یا ان سے ایک سے زیادہ معانی مراد لئے جاتے ہیں لیکن ہر لفظ کا ہر معنی ہر جگہ کبھی بھی مراد نہیں ہوتا۔ جب کسی لفظ کے ایک سے زیادہ معنی ہوں تو کلام کے سیاق وسباق اور قرائن وموانع سے ایک معنی کی تعیین ہوتی ہے۔ کبھی مختلف اعتبارات سے مختلف معانی بھی مراد لئے جاتے ہیں۔ رؤیت ہلال والی احادیث میں رؤیت ہلال کا معنی آنکھوں سے نئے چاند کو دیکھنا ہے۔ اس پر سب سے بڑا قرینہ تو ۱۵۰۰ سال سے اہل اسلام کا اسی معنی پر تعامل ہے۔

۲۔ رؤیت ہلال سے مراد نیومون کا علم مان لینے سے لازم آئے گا کہ دن رات کے کسی لمحے بھی نئے مہینے کا آغاز ہو جائے کیونکہ نیومون دن اور رات کے کسی لمحے بھی ہو سکتا ہے۔

مثلاً ۴ر دسمبر ۲۰۰۲ء صبح ۷:۳۴ پر نیومون تھا۔ اسی لمحہ شوال المکرم کی پہلی تاریخ ہونی

چاہیئے تھی حالانکہ برطانیہ بھر میں اس دن روزہ تھا۔

اگر دسمبر کی رات ۱۲ بجے نیومون ہوتا ہے تو اس اصول کے مطابق رات ۱۲ بجے شوال المکرّم شروع ہو گیا۔ اب سوال یہ ہے ۵ گھنٹے پہلے جو نماز عشاء ادا کی گئی وہ کس مہینے کی عشاء ہے۔ اگر آپ کہیں کہ وہ شوال المکرّم کی عشاء ہے تو ایسا بھی ممکن نہیں ہے کیونکہ ابھی تک نیومون نہیں ہے۔ اگر آپ کہیں کہ وہ رمضان المبارک کی عشاء ہے تو یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ رمضان المبارک کی عشاء کے ساتھ ہی نمازِ تراویح ادا کی جاتی ہے اور اس عشاء کے ساتھ نمازِ تراویح ادا کی جائے گی۔ مگر نمازِ تراویح ادا کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ آنے والا دن تو عید کا دن ہے اور عید کے دن سے پہلی رات میں نمازِ تراویح ادا نہیں کی جاتی۔

اگر آپ یہ کہیں کہ ہم اس نیومون کا علم مراد لیتے ہیں جو سورج غروب ہونے سے پہلے پیدا ہو اور سورج کے غروب ہونے کے بعد مطلع پر موجود رہے۔ تو یہ ایک اضافی اور اپنی جانب سے قید ہوگی۔ ان اضافی قیدوں کی وجہ سے یہ الجھنیں تو درپیش نہیں ہوں گی مگر کیا شریعت اس امر کی اجازت دیتی ہے کہ ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالتے رہیں۔ میں نے پوری ایمان داری اور دیانت داری سے اس معاملہ میں غور کیا ہے مجھے تو ہرگز شریعت میں اس کی گنجائش نظر نہیں آتی۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ سعودی عرب کے علماء محقق رؤیت بصری کے قائل ہیں۔ مگر وہ رؤیت ہلال کی شہادت کی تحقیق نہیں کرتے۔ سعودی عرب کی مجلس القضاء الاعلیٰ نئے چاند کی پیدائش کے حساب سے ۲۹ویں رات کو بیٹھتے ہیں اور ہر جھوٹی اور وہمی شہادت کو قبول کر لیتے ہیں۔

اختلاف کا اصل حل:

میں پوری ایمان داری سے عرض کر رہا ہوں کہ اس مسئلہ کا اصل حل سعودی عرب کے پاس ہے۔ یورپ میں رہنے والے مسلمانوں کو اپنے اپنے اسلامی ممالک کی سفارتوں اور ذاتی اور حکومتی سطح پر سعودی عرب کی اتھارٹیز پر اخلاقی دباؤ ڈالنا چاہیئے کہ وہ رؤیت ہلال کی شہادت کی پوری تحقیق کرے۔ جس دن سعودی عرب نے صحیح رؤیت بصری کی شہادت پر رمضان المبارک اور دونوں عیدوں کا اعلان کیا، اسی دن امت میں اتحاد ہو جائے گا اور ان شاء اللہ ساری امت اس انتشار سے نجات پائے گی۔

☆ کتاب و سنت سے اخذ کردہ احکام ، فقہی احکام کہلاتے ہیں ☆

۱۔ اس ضمن میں راقم نے پاکستان کے حکومتی ادارے اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن علامہ غلام محمد صاحب سیالوی کی خدمت میں تحریری گزارش پیش کی کہ اسلامی نظریاتی کونسل اس مسئلہ کو حکومتی سطح پر حل کرنے کی کوشش کرے۔ آپ نے تعاون کی یقین دہانی فرمائی ہے۔

۲۔ لارڈ نذیر احمد صاحب آف رادھرم کی خدمت میں تحریراً عرض کیا ہے کہ اس مسئلہ کا صرف یہی حل ہے۔ اس حل میں وہ اپنے سیاسی اور حکومتی ذرائع استعمال کریں۔

۳۔ علماءِ کرام کی خدمتِ اقدس میں تحریراً عرض کیا کہ اس مسئلہ کو انتہائی سنجیدگی سے سلجھائیں دوسرے مؤقف کے حاملین سے شخصی ملاقاتیں کریں۔ مسلکی، شخصی اور منفی تنقید سے گریز کریں۔ چیلنج کی بجائے مفاہمت کا راستہ اپنائیں اور لوگوں کو پوری دل سوزی کے ساتھ یہ مسئلہ سمجھائیں۔

۴۔ مختلف مؤقف کے حاملین کی طرف براہِ راست مراسلت کی ہے اور مثبت انداز سے ان کے مؤقف پر بحث کی ہے۔ اُن کی طرف سے مثبت جواب موصول ہوئے ہیں۔

خداوند قدوس تاجدارِ کائنات ﷺ کے تصدق سے اس امت کو ہر پریشانی سے نجات عطا فرمائے اور لحہ لحہ اس کے وقار میں اضافہ فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

گھر بیٹھے اپنی دینی معلومات میں اضافہ کیجئے

اور حاصل کیجئے SDC گورنمنٹ آف پاکستان سے

خوبصورت سرٹیفکیٹ

مزید معلومات کے لئے کراچی میں رابطہ کیجئے

ہمارے کوآرڈی نیٹر جناب پروفیسر ڈاکٹر شاہتاز صاحب سے

فون نمبر 4989772 (صبح ۹ سے ۱ تک) 4583426 (شام ۶ بجے کے بعد)